گستاخ کی سزا.....کیا؟

نعمان محمود قادری

توہین رسالت کے قانون کی افادیت اور اس کی ضرورت بیان کرنے سے پہلے میں اس لفظ پر بحث کرنا چاہوں گا جو اس قانون کے خلاف زیادہ استعمال کیا جاتا ہے یعنی آزادی اظہار رائے اور اس کے منفی اثرات۔ اگر کوئی کسی دوسرے انسان کو کسی بھی قسم کی دھمکی دیتا ہے تو دنیا بھر میں اس کے خلاف قوانین موجود ہیں اور اس کو ایک جرم مانا جاتا ہے۔ کیا یہ بھی آزادی اظہار رائے کے منافی عمل تو نہیں کیونکہ اس نے تو صرف اپنی رائے کا اظہار کیا ہے تو پھر یہ مجرم کیوں اور توہین رسالت جرم کیوں نہیں؟ کیا کوئی اس سوال کا جواب دینا پسند کریگا۔ جب کوئی مجرم عدالت میں حاضر نہیں ہوتا تو ایسے توہین عدالت کا مجرم قرار دیا جاتا ہے کیا یہ بھی آزادی اظہار رائے کے تحت نہیں آتا؟ اس طرح کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جن میں ایک مثال میں اور پیش کرونگا کہ جب کوئی ملک اقوام متحدہ کے بنائے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگادی جاتی ہیں۔ کیا یہ سب باتیں اس بات کی طرف اشارہ نہیں کر رہیں کہ آزادی اظہار رائے کی کچھ حدود ہوتی ہیں ورنہ پھر کوئی بھی کچھ بھی کہے کسی کو اس کے خلاف عملی اقدام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس طرح ہر کسی کو اپنی رائے کے اظہار کی آزادی دے دی جائے تو کہیں یہ نسلی منافرت کا سبب بنے گی، کہیں مذہبی منافرت کا اور کہیں اقوام عالم کے درمیان تصادم کا سبب بنے گی۔

اب ہم توہین کے قوانین کی افادیت پر ایک نظر ڈالیں گے دیکھے جائے تو اس قانون کو اور زیادہ مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ اقوام عالم کے مذاہب کو تصادم سے روکنے کیلئے یہ سب سے بہترین طریقہ ہے کہ توہین کے قوانین کو اور سخت بنایا جائے ور اس پر سختی سے عمل کیا جائے اس کی تازہ مثال پاکستان میں ایک مندر پر کسی مسلمان نے حملہ کیا تو ہندوؤں نے اس کیس کو توہین کے قانون کے تحت رجسٹر کروایا اگر یہ قانون نہ ہوتا تو ہندو کس قانون کے تحت اپنے حق کی حفاظت کرتے اور ایسی صورت میں یقینی طور پر مذہبی تصادم کا خطرہ تھا، جس میں کئی جانیں ضائع ہوتی اور املاک کا بھی نقصان ہوتا۔ جیسا کہ ہم نے آزادی اظہار کے نقصانات بیان کیئے تو توہین کے قانون کے تحت اتنا ضرور کہوں گا کہ یہ قانون ہر مذہب کے احساسات کی حفاظت کیلئے ضروری ہے۔ اقوام متحدہ اگر دنیا میں حقیقی امن قائم کرنا چاہتی ہے تو ایسے قانون کو پاس کرنا ضروری ہوگا جس میں کسی بھی مذہب کی مقدس ہستی یا انکی مقدس شے کی توہین کے متعلق سزا کا تعین کیا جائے اور اس حوالے سے ایسی سزاؤں پر غور کیا جائے جس سے کوئی دوسرا توہین کرنے سے پہلے ہزاروں مرتبہ اس سزا کی سختی کے بارے میں سوچے۔ میں اپنے حکمرانوں اور جرنلسٹوں سے یہ کہتا ہوں کہ ہمارے یہاں جو گستاخ رسول ﷺ کی سزا موت ہے وہ کئی اعتبار سے کم درجے کی سزا ہے اگر اسلامی شریعت پر غور کیا جائے تو سب سے سخت سزا یہ ہے کہ کسی شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا جائے جس سے وہ اذیت ناک موت مرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیت اور یہودیت میں گستاخ کی یہی سزا شروع سے مجھے حیرت ہے ان لوگوں پر جو پھر بھی اس قانون کو سخت کہتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس شخص یا قوم کو بھی سزا ملنی چاہیئے جو ایسے مجرم کی پشت پناہی کریں۔ اگر اقوام متحدہ یا انسانیت کی خدمت کا دعوی کرنے والے جماعتیں اگر اپنے اصولوں پر ہی غور کرلیں تو وہ یہ محسوس کرینگے کہ توہین کے متعلق قانون کی ضرورت دوسرے قوانین سے زیادہ ہے کیونکہ ہر مذہب کے ماننے والوں کا اس مذہب کی مقدس شخصیات اور چیزوں سے دلی تعلق ہوتا ہے۔ چونکہ وہ اپنے مذہب کو اپنے اور اپنے رب کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ سمجھتے ہیں اس لئے کسی بھی مذہب کے ماننے والے اپنے مذہب کی توہین برداشت نہیں کرسکتے اور اقوام متحدہ کے لئے یہ انتہائی غور سے سوچنے کا مقام ہے کہ دنیا کے زیادہ تر آبادی کسی نہ کسی مذہب کی پیروکار ہے تو اگر مذاہب کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے قانون نہ بنائے گئے تو یہ عالمی جنگ کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ کیونکہ مذہب کسی بھی انسان کی فطرت اور اسکی زندگی پر گہرا اثر رکھتا ہے اور وہ اپنے مذہب کیلئے اپنی جان ومال ور دیگر اشیا کو قربان کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتا دنیا میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ جستجو رکھنے والے حضرات اس حوالے سے تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔

گستاخ کی سزا دیگر مذاہب میں۔

اسلام میں گستاخ کی سزا موت ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ گستاخ رسول ابن خطل اگر چہ کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا تھے لیکن اس کو قتل کردیا گیا۔ اس طرح کی اور بھی کئی مثالیں موجود ہیں۔ جہاں تک گستاخیِ رسول ﷺ کی بات ہے تو اس پر خاموش رہنے والا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی سن لیں کہ اگر کسی امت کے نبی علیہ السلام کے گستاخی ہوا اور وہ خاموش رہے تو اس امت کا مرجانا ہی بہتر ہے۔ اب ہم آپ کو ان گستاخی کے قوانین کے بارے میں بتائیں گے جو دنیا بھر کے مذاہب کی مقدس کتابوں میں موجود ہیں۔ جن میں عیسائیت، یہودیت، ہندومت اور دیگر مذاہب ہیں جن میں گستاخی کی سزا موت ہی ہے بلکہ ان مذاہب میں آخرت کے عذاب کا بھی ذکر ہے اور یہاں تک درج ہے کہ ایسے شخص کی معافی بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ ہم جن کتابوں سے اس سزا کا ذکر کرینگے ان کی ہر بات ہمارے لئے حجت نہیں۔ لیکن میں نے ان حوالہ جات

کو اس لئے نقل کیا تا کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو یہ علوم ہو جائے کہ گستاخ کی سزا کوئی جدید مسئلہ نہیں اور نہ ہی یہ بعد کی پیداوار ہے بلکہ یہ تو دنیا کہ وجود میں آنے کے ساتھ ہی معرض وجود میں آ گیا تھا۔ اس **بات** سے میری مراد وہ واقعہ جس میں شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے کمتر سمجھا اور اللہ کی بارگاہ سے رندہ درگاہ ہو گیا۔ یہاں میں ان لوگوں سے سوال کرتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں وہ لوگ یہ بتا سکتے ہیں کہ یہی مسئلہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں یکساں کیوں ہے کہ گستاخ کی سزا **موت** ہے بلکہ دردناک موت۔ لوگوں کی **معلومات** کیلئے یہاں ایک چیز اور بیان کرونگا کی عیسائیت میں یہودیت کی کتابوں کو بھی مقدس کتابوں میں شامل کیا جاتا ہے اسلئے یہودیت کے زیادہ تر حوالے عیسائیوں پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

مذہب عیسائیت میں گستاخ کی سزا:

اپنی خواہش سے یا جان بوجھ کر توہین کی **سزا رجم ہے (یعنی پتھر مار کر دردناک موت)** (بائبل جون ۳۳-۳۲:۱۰)

اور وہ انسان کو ہر طرح کا گناہ اور توہین معاف کر سکتا ہے لیکن مقدس روح کے خلاف کوئی توہین معافی کے قابل نہیں ہوگی۔ جو کبھی بھی مقدس روح کے خلاف بولے گا اور یہ کہ اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ نہ اس دنیا میں نہ اس کے بعد والی دنیا میں۔ (میتھیو ۳۲-۱۲:۳۱)

مذہب یہودیت میں گستاخ کی سزا:

اگر وہ لارڈ نام کی توہین کرے تو اس کو **یقینی موت کی** سزا دی جائے گی اور تمام لوگ **اس کو پتھر ماریں گے**۔ (**کتاب** لیویٹیکس ۲۴:۱۶)

سزائے موت کے جرائم کی صرف چند مثالیں دی جاتی ہیں توہین، زنا، سبت کے دن توڑ، جادو، کنواری **عورت** کی جسم فروشی یا اپنے شوہر کو شادی کے وقت دھوکہ دینا اور باغیوں کیلئے ہے یہ تمام ٹیچل قانون کے **تحت** رجم (سنگسار کرنا) کی سزا دی جائے گی۔ (**دیوت ۲۱**:۲۲)

مذہب ہندومت میں گستاخ کی سزا:

اگر **نچلے** طبقے والا یعنی اچھوتوں میں پیدا ہونے والا شخص کسی **پنڈت** کو پریشان کرتا ہے۔ تو بادشاہ کو چاہیئے کہ وہ اسے مختلف قسم کی دردناک جسمانی سزائیں دے اور **سزائے موت** بھی دے۔ (منوسمرتی ۹:۲۴۸)

کسی کو کسی بھی وقت بھاگوان وشنو یا ان کے بھگت کی توہین برداشت نہیں کرنی چاہیے۔ ایک بھگت **بہت** شائستہ اور نرم رو ہوتا ہے اور وہ کسی کے ساتھ جھگڑا لینے سے گریز کرتا ہے۔ نہ ہی وہ کسی سے حسد کرتا ہے تاہم ایک خالص بھگت غصے سے آگ گولہ ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ بھاگوان وشنو اور ان کے بھگت کی توہین کی جا رہی ہے۔ یہ ایک بھگت کا فرض ہے اگر چہ ایک بھگت رحم دلی اور نرمی کا رویہ رکھتا ہے۔ یہ اس کی طرف سے ایک عظیم غلطی ہے اگر وہ خاموش رہتا ہے جب بھاگوان اور اس کے بھگتوں کی توہین ہو۔

(سریمد بھگوتم ۴-۱۴-۳۲)

قدیم یونانی مذہب میں گستاخ کی سزا:

جیسا کہ **ثبوت** موجود ہے کہ جو قدیم یونانیوں کے یہاں توہین اور ناپاکوں کے خلاف قوانین موجود ہیں۔ یہ یقین ہے کہ وہاں توہین کرنے والوں اور ناپا**ک** مردوں کیخلاف قوانین تھے۔ اور اس طرح کے جرم کے لئے **موت کی سزا** شروع تھی۔ مشہور زمانہ سقراط بھی ان قوانیں کا حامی تھا۔ اور افلاطون جو بعد میں **بہت** گہرائی سے سوچتا تھا کہ طرح اس نے سوچا کہ ناپاکوں کو سزا دینے سے ایک مثالی ریاست قائم ہو سکتی ہے یہ اس دور کی ایک قانون کی تصویر پیش کرتی ہے لیکن وہ مادیت پر **بات** کرتا تھا جیسا کہ وہ نئے نسل کا مفکر ہو جو نئے نسل کے لئے منظر نامہ لاتا ہے۔

(افلاطون، قانون ص ۴۰۸ - ۴۷۷)

سکھ مذہب میں گستاخ کی سزا:

یہ اچھی **بات** نہیں کہ کوئی کسی پر بہتان تراشی کرے لیکن بے وقوف، خود غرض منوخ ایسا کرتے ہیں، بہتان تراش کے منہ کالے ہو جاتے ہیں اور وہ خطرناک ترین جہنم میں گرتے ہیں۔

(شری گرو گرنتھ صاحب جی ص ۷۵۵)

غیر مسلم ممالک میں گستاخی کا قانون

۱۔**آسٹریلیا کی ریاستوں** میں سے کچھ علاقوں میں توہین ایک جرم ہے لیکن بعض میں نہیں ہے۔توہین کا یہ قانون آخری ولی عہد نے ۱۹۱۹ء میں ریاست وکٹوریہ میں بنایا۔(توہین اور قانون ایک تقابلی مطالعہ)پریسٹلے برینٹس کا یہ مضمون ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا اور دوبارہ ۶ جولائی ۲۰۰۹ کو شائع کیا گیا۔

۲۔**آسٹریا** میں پینل کوڈ ۱۸۸ کے تحت **مذہبی تعلیمات کو بدنام کرنا:** کوئی بھی جو عوام میں کسی شخص یا چیز جو کسی چرچ کی عبادت کی شے ہو یا مذہبی معاشرے یا نظریے کی۔اس رویے کو قانونی جرم سمجھا جائیگا اور ۶ ماہ تک کی سزا بھی دی جائے گی۔پینل کوڈ ۱۸۹ کے تحت **مذہبی عبادت میں مداخلت کرنا:** (۱) جس کسی نے طاقت یا جان کی دھمکی کے ساتھ ایسا کیا، قانون ایسے کچھ انفرادی عملوں جو کسی چرچ یا مذہب کی عبادت میں مداخلت کرے وہ باہری ہو یا اندرونی ہر صورت میں قید کی سزا دی جائے گی۔(۲) جو کوئی (چرچ یا کسی مذہبی جگہ میں ایسا کرے)اس کو بھی قانونی جرم قرار دیا جائے گا اور ۶ ماہ تک کی سزا دی جائے گی۔

۳۔**برازیل** میں آرٹ ۔۲۰۸ پینل کوڈ میں کہا گیا ہے کہ عوامی مداخلت کسی مذہبی عمل یا مذہبی چیز ایک سزا کے قابل جرم ہے جس میں ایک مہینے سے ایک سال تک کی قید ہو سکتی ہے یا جرمانہ۔

۴۔**کینیڈا** میں سیکشن ۳۲۰،۳۱۹،۳۱۸ کا کوڈ منافرتی پروپیگنڈے سے منع کرتا ہے۔منافرتی پروپیگنڈے کا مطلب ہے کہ کسی بھی تحریر،نشان یا ظاہری نمائندگی جو وکالت کرے یا نسل کشی کو ہوا دے یا اس کو فروغ دے سیکشن ۳۱۹ کے تحت جرم سمجھا جائے گا۔سیکشن ۳۱۸ کے تحت نسل کشی کی وکالت کرے اس کو ۵ سال سے زیادہ سزا نہیں دی جائے گی۔یہ کوڈ شناخت کرتا ہے نسل کشی کسی ایک خاص گروہ کی۔کوڈ اس خاص گروہ کی نشاندہی کرتا ہے جیسے کوئی عوام کا حصہ جو ان میں ہے رنگ،نسل،مذہب،قومیت یا جنس۔سیکشن ۳۱۹ سزا مقرر کرتا ہے جو کہ جرمانے سے لے کر دو سال سے کم کی قید بھی ہو سکتی ہے اس کے لئے جو کسی خاص گروہ کے خلاف نفرت پھیلائے۔

۵۔**ڈنمارک** میں پینل کوڈ جو کے توہینِ رسالت کے بارے میں ہے پیراگراف ۱۴۰ پر ہے۔یہ پیراگراف ۱۹۳۸ء میں ایک نازی گروپ جو اس جرم کا مرتکب پایا گیا کی وجہ سے عمل میں نہیں لایا جاتا۔نفرت انگیز تقاریر کا پیراگراف (266b) کو کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔توہین رسالت کی شق کے خاتمے کے لئے ۲۰۰۴ء میں تجویز دی گئی لیکن وہ اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی۔

۶۔**فن لینڈ** میں ضابطہ فوجداری کے باب ۱۷ کی دفعہ ۱۰ توہین رسالت سے متعلق ہے۔اس قانون کو ختم کرنے کی ناکام کوششیں ۱۹۹۸،۱۹۷۰،۱۹۶۵،۱۹۱۷ء میں کی گئیں۔

۲۰۰۸ء میں مذہبی احساسات کا معاملہ پھر سے پیدا ہو گیا۔۳۰ مئی ۲۰۰۸ ضلع ٹیمپر کی عدالت سیپو لیتھو کو ۲ سال اور چار مہینے کی سزا سنائی کیونکہ وہ نفرت انگیز تقریروں اور توہین میں مبتلا تھا۔جج نے کہا کہ لیتھو نے اسلام کے احساسات کی خلاف ورزی کی ہے کیونکہ اس نے توہین کے ارادوں کے ساتھ توہین آمیز مواد جو کھلے طور پر توہین سے بھرا تھا جن کو مسلمان مقدس جانتے ہیں۔

۷۔**جرمنی** میں توہین رسالت کو آرٹیکل ۱۶۶ کور کرتا ہے جو سٹرافیگ سیتبچ جرمن کریمنل لاء ہے۔اگر کوئی عمل لوگوں کے امن کو تباہ کر رہا ہے۔اس وقت توہین رسالت کے قانون پر عمل کیا جائے گا۔

۸۔**یونانی** پینل کوڈ کے آرٹیکلز ۱۹۸۔۱۹۹۔۲۰۱ کے تحت جرائم میں توہین بھی شامل ہے۔۱۹۸ آرٹیکل میں بدترین توہین کے بارے میں ہے:

i. ایک جو عوامی اور نقصان دہ اور کسی بھی طرح کی خدا کی توہین پر زیادہ سے زیادہ دو سال کی سزا دی جائے گی۔

ii. سوائے ان کیسز کے جو پیراگراف کی تحت ہیں، جنہوں نے عوامی توہین وہ جس میں کوئی خدا کی طرف کم احترام کا اظہار کرے اس کو تین ماہ سے زیادہ سزا نہیں دی جائے گی۔

آرٹیکل ۱۹۹ توہین جو مذہب سے متعلق ہو کہتا ہے کہ: جو کوئی عوام میں بدترین توہین کرے اور کسی بھی معنی میں یونانی آرتھوڈوکس چرچ یا کسی دوسرے مذہب کی توہین کرے اس کو دو سال سے زیادہ قید کی سزا نہیں دی جائے گی۔

۹۔**بھارت** کے سینٹرل گورنمنٹ کے ایکٹ کے سیکشن 295a انڈین پینل کوڈ 295a ۱۸۶۰ ،توہین کسی مذہب یا مذہبی عقائد کی جان بوجھ کر اور بدنیتی سے اس تحت آتی ہے۔جس میں انڈیا کی شہریوں کی کسی بھی ذات کا ہوں ان کے مذہبی جذبات کی جان بوجھ کر اور بدنیتی سے توہین آمیز الفاظ کہے یا لکھے یا علامت نظر آئی، یا ایسے کسی عمل کی

نمائندگی کی ایک ایسی اصطلاح ہے۔اس میں تین سال تک کی سزا دی جا سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں۔

۱۰۔آئرلینڈ میں توہین آئین کی طرف سے ممنوع ہے اور اس پر ۲۵۰۰۰ پاؤنڈ تک کا جرمانہ ہو سکتا ہے۔۹ جولائی کو ایک متنازع قانون پاس کیا گیا تھا اور ا جنوری ۲۰۱۰ء کو موثر ہوا۔تاہم مارچ ۲۰۱۰ء میں یہ اعلان کیا گیا کہ ایک آئینی ترمیم کے بارے میں ریفرنڈم کرایا جائے کہ اس قانون کو ہونا چاہیئے یا نہیں۔

۱۱۔اسرائیل میں توہین کا قانون پینل کوڈ آرٹیکل ۱۷۰اور ۱۷۳ کے تحت آتے ہیں۔ مذہب کی توہین ۱۷۰۔اگر کوئی شخص کسی عبادت گاہ یا کسی ایسی چیز جس کو لوگوں کی جماعت مقدس جانتی ہو کو تباہ کرے، نقصان پہنچائے یا اس پر اعتراض کرے۔اس نیت سے کہ ان کے مذہب کو بدنام کرے۔یا وہ جانتا ہو کہ اس کے عمل سے ان کے مذہب کی توہین ہوگی۔ایسا شخص کو تین سال کی قید دی جائے گی۔

مذہبی جذبات کو مجروح کرنا: ۱۷۳۔اگر کوئی شخص مندرجہ ذیل میں دیا کوئی کام کرے تو ایک سال کی قید دی جائیگی۔(i) ایک ایسا اشاعتی ادارہ جو اپنی اشاعت میں کسی مذہب کے عقیدہ یا دوسرے کے احساسات کی توہین کا ذمہ دار ہو۔(ii) کسی عوامی جگہ پر آواز اور کسی دوسرے آدمی کو ایسا الفاظ یا آواز سننا جو کسی مذہب کے عقیدے یا دوسرے آدمی کے احساسات کے خلاف ہو۔

۱۲۔اٹلی میں پینل کوڈ کے آرٹیکل کے تحت توہین اب ایک انتظامی جرم کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور اس کی سزا جرمانہ ہے۔ یہ قانون ۱۹۳۰ء میں متعارف ہوا، ۲۵ جون ۱۹۹۹ء میں توہین کا قانون کو ختم کر دیا گیا اس کے تحت اب صرف خدائی توہین پر سزا دی جاتی ہے۔

۱۳۔نیدرلینڈ کی بادشاہت میں پینل کوڈ توہین سے منع کرتا ہے۔آرٹیکل ۱۴۷ ان کو سزا دیتا ہے جس نے عوامی طور پر، زبانی، لکھ کر، تصویر کی صورت میں کسی مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہو (ان کے لیئے تین ماہ کی جیل یا دوسری کیٹیگری میں جرمانہ جو ۳۸۰۰ پاؤنڈ ہے) مزید برآں ۴۲۹ توہین آمیز اشیاء کو عوامی سڑک پر دیکھانے سے منع کرتا ہے۔ یہ قانون ۱۹۳۰ء میں آیا جب کمیونسٹ پارٹی نے کرسمس کو ریاستی چھٹیوں میں سے ہٹانے کا کہا۔آخری کامیابی آرٹیکل ۱۴۷ میں ۱۹۶۰ء میں آئی جب ایک طلبہ کے اخبار پر ۱۰۰ گلڈر جرمانہ ہوا نئے عہدنامہ کو برا کہنے پر، توہین کا قانون نسلی امتیاز اور تشدد پر اکسانے کیلئے بھی ہے۔

۱۴۔نیوزی لینڈ میں کرائم ایکٹ ۱۹۶۱ء کے سیکشن ۱۲۳ کے تحت جو کوئی توہین آمیز مواد شائع کرے گا اس کو ایک سال تک کی قید کی سزا دی جائے گی۔تاہم اس طرح کے کیسز نیوزی لینڈ کے اٹارنی جنرل کے حوالے کیئے جاتے ہیں جو اس پر آزادی اظہار رائے کا حوالہ دے کر اس کیس کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۵۔ناروے میں توہین کے خلاف قانون موجود ہے۔اگر چہ اس کو تقریباً ۸۰ سال سے استعمال نہیں کیا گیا۔مشہور مصنف اور ساجی کارکن ارنلوف آورلینڈ نے ایسا کرنے کی کوشش کی ۱۹۳۳ء میں اپنی ایک تقریر کے بعد جس کا نام کریسٹس ڈومن تھا۔۱۹۱۲ء میں ناروے میں آخری انسان ارنفریڈ اولسن کو گستاخی کی سزا کے طور پر ۱۰ nok جرمانہ دینے پڑے۔

۱۶۔پولینڈ کے پینل کوڈ میں گستاخی کے قانون کا کوئی حوالہ نہیں ملتا، وہ یہ کہتا ہے کہ جو بھی کسی دوسرے مذہبی فرقے کے لوگوں کے احساسات کو ٹھیس پہنچائے کہ وہ اس مذہبی فرقے یا اسی جگہ جو مذہبی تقریبات کیلئے ہو اس کی توہین کرے اس پر جرمانہ کیا جائے گا آزادی کی حدود کو پار کرنا یا آزادی کھودینا کیلئے ۲ سال کی قید ہے۔

۱۷۔روس کے قانون ساز بے حرمتی کرنے والے کو جیل کی سزا دینے کے بل پر غور کر رہے ہیں۔ ریاستی ڈوما کی تحقیقات جاری ہیں جن میں چرچ کی جائیداد کے خلاف کاروائیوں کے صورتحال اور روسی پینل کوڈ میں ترمیم کی تجویز پر ۲۰۱۲ء کے خزاں میں کیا جائے گا۔

۱۸۔اسپین میں پینل قانون کے آرٹیکل ۵۲۵ کے تحت جو کسی مذہب کو بدنام کرتا اس کے احساسات، عقائد یا رسومات کو بھی بدنام کرتا ہے۔ یہ بات عقائد کی عملی طور پر توہین کے قانون کے تحت جج کی صوابدید پر منحصر ہے۔مثال کے طور پر ۲۰۱۲ء میں یہ ایک مشہور آرٹسٹ جیویر کراہی پر مقدمہ چلانے کیلئے استعمال ہوا جو ایک دستاویزی فلم کا سین تھا جس میں ۴۴ سال پہلے گولی ماری گئی اور وہ صرف ۵۴ سیکنڈ میں مار گیا۔

۱۹۔برطانیہ میں توہین کے قوانین صرف عیسائیت کے خلاف توہین سے مخصوص تھے۔۲۰۰۷ء میں ایک عیسائی بنیاد پرست گروہ نے شوجیری اسپرنگر کے خلاف نجی استغاثہ پیش کیا۔

آخری کامیاب گستاخی کا کیس ۱۹۷۷ء میں وائٹ ہاؤس میں ہوا۔۹ دسمبر ۱۹۲۱ء میں برطانیہ کا آخری آدمی جو گستاخی کے جرم میں قید میں رکھا گیا جون ولیم گوٹ تھا۔اس پر

توہین کے سابقہ تین کیسز اور تھے۔ جس میں اس نے دو پمفلٹ شائع کئے تھے جس میں بائبل سے مسیح کا یروشلم میں داخل ہونے کا موازنہ سرکس کے جوکر سے کیا (معاذ اللہ) اس کو نو ماہ سخت مشقت کی سزا دی گئی۔ اسکاٹ لینڈ میں آخری کیس ۱۹۴۳ء میں درج ہوا۔ ۱۶۹۷ء میں ایک اسکوٹش کورٹ نے تھامس ایکن ہیڈ کو پھانسی کی سزا دی گئی۔

اسلامی ممالک جن کی تعداد ۵۶ ہے ان میں تو گستاخی جرم ہے ہی اس کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا تمام ممالک میں گستاخی کے حوالے سے قوانین موجود ہیں یا لگ بات ہے کہ کہیں جرمانے کی سزا ہے تو کہیں قید کی سزا دی گئی ہے اور ایک ملک تو ایسا بھی ہے جس میں اس جرم پر پھانسی یعنی موت کی سزا بھی دی گئی ہے۔ ان سب حوالہ جات کو نقل کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ یہ قانون تو صدیوں سے کئی ممالک کے آئین میں درج ہے اور وہاں اس پر عمل کیا جاتا تھا۔ اس بات پر تو دنیا کا اتفاق سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ سب گستاخی کو ایک جرم ہی قرار دیتے ہیں۔ یہ رسالہ لکھتے ہوئے جب میں روس میں گستاخی کے قانون کو لکھ رہا تھا تو ذہن میں خیال آیا کہ ہمارے نام نہاد روشن خیالوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ جب

روس جو کمیونزم کا شکار ہے وہاں کے قانون میں گستاخی کی سزا موجود ہے تو ایسے ممالک جہاں کسی مذہب کی اکثریت ہے وہاں ان کے قانون میں سزا کیوں نہیں ہوگی۔

شاعر نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے قیامت کا اس شعر میں ملاحظہ فرمائیں۔

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ ﷺ کی   **دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ ﷺ کی**